کہ یونیورسٹی کے معاملات اور مزعومہ بے عنوانیوں اور بے ضابطگیوں کی تحقیق کے لئے خود یونیورسٹی کی اکزکیٹیو کونسل کی طرف سے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کر دیا گیا ہے جو ملک کے نامور ماہرین تعلیم و مالیات پر مشتمل ہے۔ یہ کمیشن اگرچہ یونیورسٹی کی مجلس اعلیٰ کا مقرر کیا ہوا ہے لیکن اسی کو وزارت تعلیم اور حکومت کا مکمل اعتماد حاصل ہے۔ جو لوگ تعلیم سے عموماً اور یونیورسٹی کے معاملات سے خصوصاً دلچسپی رکھتے ہیں ان کو اس سے اطمینان ہو جانا چاہیئے تھا اور ان کو چاہیئے تھا کہ صبر و سکون سے کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کرتے۔ لیکن افسوس ہے ابھی کمیشن نے اپنا کام شروع بھی نہیں کیا تھا کہ بعض حضرات نے پارلیمنٹ میں یونیورسٹی سے متعلق ایسی تقریریں کر ڈالیں جو سلامت روی اور سنجیدہ خیالی کا ہرگز مقتضا نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ خود وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے اس طریقۂ کار اور اس اندازِ فکر و طبیعت پر اپنی بیزاری کا اعلان فرمایا۔ اس صورتِ حال سے فائدہ اٹھا کر بعض فتنہ پسند جو مسلم یونیورسٹی کا وجود اس کی اصل حیثیت طبعی کے ساتھ کبھی گوارا نہیں کر سکتے انھوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ یونیورسٹی پر فرقہ پرست مسلمانوں کا قبضہ ہے اور وہ غیر قوم پرورانہ رجحانات کی تخم ریزی کر رہے ہیں۔

اس قسم کی بے بنیاد باتوں کی تشہیر و اشاعت سے مقصد یہ ہے کہ یونیورسٹی مسلم یونیورسٹی نہ رہے اور اس کا دو کیرکٹر بدل جائے جو یونیورسٹی ایکٹ کے ماتحت اس کے لئے ضروری ہے۔ پھر بڑے تعجب اور حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ بے بنیاد الزام اس طبقہ کی طرف سے لگایا جاتا ہے جس کی قوم پروری حکومت اور اکابر ملک کے نزدیک ہمیشہ مشتبہ رہی ہے اور جس کی نسبت ابھی پچھلے دنوں صدر کانگریس نے نہایت پُر زور طریقہ پر اعلان کیا ہے کہ یہ پارٹی ملک میں سب سے زیادہ خطرناک ہے، اور اس کو بالکل ختم کر دینا چاہیئے۔ ہم اس پارٹی سے جس کے اخبار نے یونیورسٹی کے خلاف الزام تراشی اور بہتان طرازی میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے سردست اتنا ہی کہہ سکتے ہیں۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

آپ دوسروں کی قوم پروری پر غلاظت اور گندگی اچھال رہے ہیں۔ مگر پہلے آپ خود تو ثابت کیجئے کہ بد شگون آپ اپنے ملک اور قوم کی ناک کٹانے کی کوشش نہیں کرتے رہے ہیں۔